

ح قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ
 بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكْثَرَ
 أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، أَوْ صَاهُ فِي غَاصِيَةٍ يَتَقَوَّى اللَّهُ، وَمَنْ مَعَهُ مِنْ
 الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ
 كَفَرَ بِاللَّهِ، اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا،
 وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَدْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثٍ يَخْصَالٍ - أَوْ
 جَلَالٍ - فَأَيُّهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ
 إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ، فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى
 التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ
 فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا

مِنْهَا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ
 حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْعَقِيبَةِ وَالْقِيَمَةِ
 شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلُّهُمْ الْجَزِيَّةَ، فَإِنْ
 هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكَفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاشْتَعِنَ بِاللَّهِ
 وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ،
 وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ، فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ، وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ
 ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ
 أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ
 فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، فَلَا تُنْزِلُهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، وَلَكِنْ
 أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا،
 قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ تَخَوُّهُ، وَرَأَى إِسْحَاقَ بْنَ أَبِي حَدِيدَةَ، عَنْ يَحْيَى

بْنِ آدَمَ، قَالَ: قَدْ كُفِّرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ بِمُقَاتِلِ بْنِ حَبِيبٍ - قَالَ يَحْيَى:

يَعْنِي أَنَّ عَلَقَمَةَ يَقُولُهُ لِأَبْنِ حَيَّانٍ - فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْثَمٍ،

عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

نیز عبد اللہ بن ہاشم نے کہا - - الفاظ انہی کے

ہیں۔۔۔ مجھے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث

بیان کی ، کہا : ہمیں سفیان نے علقمہ بن مرثد سے

حدیث بیان کی ، انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے

اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ، انہوں نے

کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے

شکر با چھوٹے دستے پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو

اسے خاص اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے

ڈرنے کی اور ان تمام مسلمانوں کے بارے میں ، جو

س کے ساتھ ہیں ، بھلائی کی تلقین کرتے ، پھر

برماتے : اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد

کرو ، جو اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں ان سے لڑو ،
 نہ خیانت کرو ، نہ بد عہدی کرو ، نہ مثلہ کرو اور
 نہ کسی بچے کو قتل کرو اور جب مشرکوں میں سے اپنے
 دشمن سے ٹکراؤ تو انہیں تین باتوں کی طرف بلاؤ ،
 ان میں سے جسے وہ تسلیم کر لیں ، (اسی کو) ان
 کی طرف سے قبول کر لو اور ان (پر حملے) سے
 رک جاؤ ، انہیں اسلام کی دعوت دو ، اگر وہ مان
 لیں تو اسے ان (کی طرف) سے قبول کر لو اور
 (جنگ سے) رک جاؤ ، پھر انہیں اپنے علاقے سے
 مہاجرین کے علاقے میں آ جانے کی دعوت دو اور انہیں
 بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی حقوق
 ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان پر وہی ذمہ
 دریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں ۔ اگر وہ وہاں سے
 نقل مکانی کرنے پر انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ پھر وہ
 بادیہ نشیں مسلمانوں کی طرح ہوں گے ، ان پر اللہ

کا وہی حکم نافذ ہو گا جو مومنوں پر نافذ ہوتا ہے اور
 غنیمت اور فے میں سے ان کے لیے کچھ نہ ہو گا مگر
 اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد
 کریں۔ اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیے کا مطالبہ
 کرو، اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان کی طرف سے قبول
 کر لو اور رک جاؤ اور اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے
 مدد مانگو اور ان سے لڑو اور جب تم کسی قلعے (میں
 رہنے) والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ
 تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان عطا کرو
 تو انہیں اللہ اور اس کے نبی کا عہد و پیمان نہ دو بلکہ
 اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے عہد و امان دو،
 کیونکہ یہ بات کہ تم لوگ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے
 عہد و پیمان کی خلاف ورزی کر بیٹھو، اس کی نسبت ہلکی
 ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کا عہد و پیمان توڑ دو۔ اور جب تم قلعہ بند لوگوں کا

کا عہد و پیمان توڑ دو ۔ اور جب تم قلعہ بند لوگوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر (قلعے سے) نیچے اترنے دو تو انہیں اللہ کے حکم پر نیچے نہ اترنے دو بلکہ اپنے حکم پر انہیں نیچے اتارو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے صحیح حکم پر پہنچ پاتے ہو یا نہیں ۔

(ابن ہشام نے کہا :) عبدالرحمان نے یہی کہا یا اسی طرح کہا ۔ اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا : یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ (علقمہ نے) کہا : میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے بیان کی ۔ ۔ یحییٰ نے کہا : یعنی علقمہ نے ابن حیان سے بیان کی ۔ ۔ تو انہوں نے کہا : مجھے مسلم بن ہشیم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ۔

سنن أبي داود: Book:
Hadees No # 2612
صحیح: Status:

Book: مسند احمد
Hadees No # 4936
Status: صحيح

Book: مشكوة المصابيح

Hadees No # 3929

Status: صحيح

باب

باب: جہاد کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا بیان

جلد

جلد دوم

کتاب

جامع الترمذی رقم 1617

درجہ

صحیح

درجہ کا حوالہ

صحیح، ابن ماجہ (2858)

صحیح وضعیف سنن الترمذی الالبانی: حدیث نمبر 1617

تخریج

تخریج دارالعلوم: صحیح مسلم/الجہاد ۲ (۱۷۳۱)، سنن ابی داود/ الجہاد ۹۰

(۲۶۱۲)، سنن ابن ماجہ/الجہاد ۳۸ (۲۸۵۸)، (تحفۃ الأشراف : ۱۹۲۹)، و

مسند احمد (۵/۳۵۲، ۳۵۸)، سنن الدارمی/السیر ۵ (۳۲۸۳)

باب

مجاہدین کو امام اور حاکم کی وصیت

جلد

سنن ابن ماجہ - جلد چہارم

کتاب

سنن ابن ماجہ رقم 2858

درجہ

صحیح

درجہ کا حوالہ

تخریج

« صحیح مسلم/الجهاد ۲ (۱۷۳۱)، سنن ابی داود/الجهاد ۹۰ (۲۶۱۲، ۲۶۱۳)، سنن
الترمذی/السير ۴۸ (۱۶۱۷)، (تحفة الأشراف: ۱۹۲۹)، وقد إخرجه: مسند احمد
(۳۵۸، ۵/۳۵۲)، سنن الدارمی/السير ۵ (۲۳۸۳)